فضیلت نسب

از

اعلیحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۲۷ر میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی

۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

اِرَاءَةُ الْاَدَبْ لِفَاضِلِ النَّسَبْ

۱۳۲۹ھ

فَضِیلتِ نَسَبْ

اعلیحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

جدید ترتیب

محمد شہاب الدین رضوی

الرضا مرکزی دارالاشاعت

۸۲، سوداگران بریلی شریف

QASID KITAB GHAR
Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

نام کتاب ——— فضیلتِ نسب
مصنف ——— اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی
ترتیب ——— مولانا محمد شہاب الدین رضوی ایڈیٹر سنّی دنیا بریلی
تاریخ اشاعت ——— صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء
تعداد اشاعت ——— ایک ہزار
صفحات ——— ۴۸
کتابت ———

تقسیم کار ——— فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

حسبِ فرمائش

جناب الحاج سید بدر عالم صاحب رضوی رحمتی
بوکارو تھرمل۔ بہار
بسعیٔ جمیل

حافظ محمد جمیل اختر رضوی سوداگران بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افضل الفضلاء اکمل الکملا مولانا مفتی صاحب — تسلیم

این کہ استفتائے ترسیل خدمتِ عالی میشود از دستخط و مہر خویش واز دیگر علماء مزین نمودہ برمنت نہند، چونکہ مسلمان این زمان سبب جہالت از اکثر حرفہ و پیشہ انحراف می دارند، وصاحب پیشہ را حقیر می شمارند، و روز بروز بدائرہ ادبار پا می کشند بر بناء علیہ برائے اصلاح قوم مصلحۃً این استفتاء نوشتہ شد، زیادہ والسلام

یہ استفتاء جو کہ خدمتِ عالی میں بھیجا جارہا ہے اپنے اور دوسرے علماء کے دستخط و مہر سے مزیّن کر کے مجھ پر احسان کریں۔ چونکہ اس زمانہ کے مسلمان جہالت کے سبب سے اکثر ہنر و پیشہ سے گریز کرتے ہیں اور صاحبِ پیشہ کو حقیر جانتے ہیں اور روزانہ دائرہ ادبار میں پاؤں رکھتے ہیں۔ اسی بنا پر اصلاحِ قوم کے لئے مصلحتاً یہ استفتا لکھا گیا۔ والسلام

(محمد لطف الرحمٰن البردوانی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر جدِ اعلیٰ کسی کا کاشت کار یا نوربا ف، یا ماہی فروش ہو بعدہ اس کی نسل میں یہ پیشہ معمول رہا ہو یا متروک ہوگیا ہو تو اس صورت میں ان کی اولاد کو ناشایا جولاہا، یا شکاری یا اطراف کہہ کر پکارنا جس سے انکی دلشکنی ہوتی ہے درست ہے یا نہیں؟ اور علاوہ صحابی النسل کے دوسری قوم کو شیخ کہنا روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔

بداں کہ قولہ تعالیٰ جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم، وقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ابطأبہ عملہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جسے شریعت کے مطابق عمل کرنا چھوڑ دیا اسکا نسب کام نہ دیگا۔ دوسرا قول ہے کہ شریعت پر عمل کرد

لم یسر ع بہ نسبہ وقول دیگر اعملی یا فاطمہ ولا تقولی انی بنت الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعلی صوت نداکند کہ شرافتِ نسب کہ اکثر جہال بہ سببِ جہالت وحماقت، وازعدم واقفیت حالات بزرگانِ دین وسلف صالحین وصحابۂ کاملین وانبیاء مرسلین۔ بداں مباہات می کند نزد حق سبحانہ تعالیٰ بہ چیزے نمی ارزد وبہ منزلہ ہبا منثور باشد۔ کما قال اللہ تعالیٰ والذین اوتو العلم درجات وانما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (۲) وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما العلماء ورثۃ الانبیاء وان فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم (۳) بلکہ شرافتِ علم فوق شرافت می با می باشد کما فی الدر المختار لان شرافت العلم فوق شرف النسب والمال کما جزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال وغیرہ۔ اگر کسے عالم صالح ماہر را بالفاظ مذکورۃ الصدر طعناً و تحقیراً مخاطب سازد بدائرہ کفر پا نہادہ باشد۔

اے فاطمہ اور یہ نہ کہو کہ رسول اللہ کی بیٹی ہوں۔ بلند آواز سے اعلان کرے کہ شرافتِ نسب کہ اکثر جاہل لوگ جہالت وحماقت اور حالات بزرگانِ دین اور سلف صالحین اور صحابۂ کاملین اور انبیاء ومرسلین کے حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے اس پر فخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وقعت ہے مثل ہباءً منثورا ہے۔ البتہ مرد کی شرافت علم سے ہوتی ہے۔ اور جنھیں علم دیا گیا وہ درجوں میں ہیں' اللہ سے اسکے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں' اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔ بلکہ علم کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتا ہے۔ جیساکہ درمختار میں ہے۔ اس لئے کہ علم کی شرافت نسب ومال کی شرافت سے اولیٰ ہے۔ جیساکہ اس پر بزازی نے جزم فرمایا ہے:
اگر کوئی شخص عالم صالح ماہر کو الفاظ مندرجہ بالا سے طعن وتحقیر کے طور پر مخاطب کرے تو دائرہ کفر میں پاؤں رکھے گا۔

حررہ العاجز الفاقر الجانی محمد لطف الرحمٰن البردوانی المخاطب شمس العلماء مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ (مغربی بنگال)

نسب میں افضل کون؟

از علیحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ

اللھم لک الحمد یا من خلق الانسان، فجعلہ نسبا وصھراً وکنت قدیرا۔ صلی علی من ارسلتہ من خیر فریقین، من خیر شعوب، من خیر قبائل، من خیر بیوت بشیراً ونذیراً۔ وملکتہ نفع عترتہ وقرابتہ وخدمہ، وامتہ وکل من یلوذ بحضرتہ دنیا واخریٰ۔ وعلیٰ الہ خیر ال وصحبہ خیر صحب وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا:

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلاحاجت شرعیہ ایسے لفظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو' اسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو۔ فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں۔)

ابن السنی عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملائکۃ، فی التیسیر اے بلقب یکرھہ لا بنحو یا عبد اللہ

جو شخص کسی کو اس کا نام بدل کر پکارے، فرشتے اس پر لعنت کریں۔ یعنی کسی بد لقب سے جو اسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا وغیرہ سے

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی مسلماً فقد اذانی، ومن اذانی فقد اذی اللہ

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی' اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

سنن ابی داؤد میں متعدد اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من ظلم معاهدا فانا حجیجه یوم القیٰمة

جو کسی ذمی پر زیادتی کرے تو روز قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

بحر الرائق، در مختار میں ہے:

فی القنیة قال لیهودی او مجوسی یا کافر یاثم ان شق علیه ومقتضاه انه یعزر لارتکابه الاثم

جس نے کسی ذمی یہودی یا کافر سے کہا اے کافر اور یہ بات اسے گراں گزری تو کہنے والا گنہگار ہوگا، اور اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے تعزیر کی جائے۔

تحقیق مقام و مقال بکمال اجمال یہ ہے کہ مدار نجات تقویٰ پر ہے۔ علی تباین مراتبها فثمراتها (فرق مراتب اور اس کے نتائج کے لحاظ سے) نہ محض نسب۔ وما یضاهیه من الفضائل موهوبا کان او مکسوبا (جو فضائل کے مشابہ ہو انکے وہبی اور کسبی چیزوں میں) ـــــ لہذا محض تقویٰ بس ہے، اگرچہ شرف نسب و تکمیل علوم سمیہ نہو۔ اور مجرد شریف القوم یا ملا صاحب کہلانا کافی نہیں، جبکہ تقویٰ اصلاً نہ ہو۔

ان الزبانیة اسرع الی فسقة القراء منهم الی عبدة الاوثان

بیشک عذاب کے سپاہی فاسق علماء کی طرف سبقت کریں گے (اور یا جیسے) بتوں کے پجاری کی طرف جو عمل میں سست ہوگا، فضل نسب میں آگے نہ ہوگا۔

حدیث من ابطا به عمله لم یسرع به نسبه کے یہی معنی ہیں، نہ یہ کہ فضل نسب شرعاً محض باطل و مہجور، و ہباءً منثور، یا شرافت و سیادت، نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز، نہ آخرت میں اصلاً نافع و باعث اعزاز ـــــ حاشا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہرہ نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر رکھا ہے۔ اور سلسلۂ طاہرہ، ذریت عاطرہ میں انسلاک و انتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے۔ کتاب النکاح (۱) میں سارا باب کفائت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ و مزیت پر مبنی ہے۔ سید زادی اگر کسی مغل،

پٹھان، یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرے گی، نکاح ہی نہیں ہوگا۔ جب تک بہ سبب فضل علم دین مکافات ہو کر کفائت نہ ہوگئی ہو۔ یوں ہی اگر غیر اب وجد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں، وہ بھی باطل و مردود محض ہے۔ اسی طرح اگر مغلانی، پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دھنے سے نکاح کرلے، یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے، یہ سب باطل و نامنعقد ہیں۔ والمسائل مصرح بها متونا و شروحا و فتاوی (یہ مسائل دیگر متداول کتب اور کتب فتاویٰ میں تفصیل سے درج ہیں) یوں ہی امامت صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

الاحق بالامامة الاعلم الی قوله ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا.

سب سے زیادہ مستحق امامت وہ ہے جو زیادہ علم رکھتا ہو (مصنف کے اس قول تک) پھر وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔

در مختار میں ہے:

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ

وہ جو باعتبار نسب کے زیادہ شریف، پھر اس کی آواز بہتر ہو۔

قریش کی خلافت

اور امامت کبریٰ میں تو شرع مطہر نے اس درجہ کا لحاظ نسب فرمایا ہے کہ اسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا، غیر قریش اگرچہ عالم اجل ہو، امام و خلیفہ نہیں ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الائمة من قریش، رواه احمد و ابن شیبة والنسائی و ابن جریر والحاکم والبیهقی والضیاء فی المختار عن انس رضی الله تعالیٰ عنه، رواه الطبرانی فی

تمام خلفاء قریش ہوں گے ـــــ اس کو روایت کیا ہے احمد ابن شیبہ، نسائی، ابن جریر، حاکم اور بیہقی نے۔ اور ضیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مختار میں اور

الکبیر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوبکر بن ابی شیبہ ونعیم بن حماد وابن السنی فی کتاب الاخوۃ والبیہقی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

اور طبرانی ہیں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبیر میں، ابوبکر بن شیبہ اور نعیم بن حماد ابن السنی اور بیہقی نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے۔

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ فی النار۔

بے شک خلافت قریش میں ہے، جو اُن سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا دے گا۔

رواہ الائمۃ احمد وبخاری ومسلم، الامیر معٰویۃ وصدرہ ابو بکر بن ابی شیبۃ عن ابی موسیٰ الاشعری وابن جریر عن کعب رضی اللہ عنہ

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الا ان الامراء من قریش رواہ ابو یعلی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، واحمد والحاکم والطبرانی بلفظ الامراء من قریش الامراء من قریش عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سن لو، امراء حکام اسلام قریش ہیں۔ اس کو روایت کیا ابو یعلی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، احمد، حاکم اور طبرانی نے اس لفظ کے ساتھ کہ "امراء قریش ہیں"۔ اس کو ابو موسیٰ اشعری نے بھی روایت کیا ہے۔

اہل قریش کی فضیلت اور مقام و مرتبہ

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش ولاۃ ھذا الامر، رواہ

اسلامی حکومت کے والی قریش ہیں۔ اسکو

احمد عن ابی بکر الصدیق وعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

روایت کیا ہے احمد نے حضرت ابوبکر صدیق سے، سعد نے حضرت ابو وقاص سے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قدموا قریشا ولا تقدموھا

قریش کو تقدیم دو، اور قریش پر تقدیم نہ کرو

رواہ الامام الشافعی والامام احمد عن عبد اللہ بن حطب والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن السائب والبزار عن امیر المومنین علی وابن عدی عن ابی ھریرۃ وابن جریر عن الحارث بن عبد اللہ وسیأتی فی حدیث عن انس والشافعی والبیہقی فی معرفۃ الصحابۃ عن الزھری مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا ایھا الناس لا تتقدموا قریشا فتھلکوا۔ رواہ البیہقی عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ روایت کیا ہے بیہقی نے حضرت جبیر بن مطعم سے۔ رضی اللہ عنہ

دوسری روایت میں ہے: فتغلبوا (یعنی) قریش پر سبقت نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ گے

رواہ ابن ابی طالب عن الامام الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا وھو عندہ باللفظ الاول عن سھل بن ابی حثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

الناس تبع لقریش فی ھذا الشان

سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں

رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ واحمد ومسلم عن جابر والطبرانی فی الاوسط والضیاء عن سھل بن سعد وعبد اللہ بن احمد علی واحمد وابن شیبۃ عن معویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وھذا عن سعید بن ابراھیم بلاغا۔

حدیث ۲۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش صلاح الناس ولا یصلح الناس

قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے

الابهم، رواہ ابن عدی عن ام | مگر قریش سے۔ روایت کیا ہے ابن
المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔ | عدی نے ام المومنین سے۔

حدیث ۲۷، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش خالصة اللہ تعالیٰ، رواہ ابن عساکر | قریش برگزیدۂ خدا ہیں، اس کو روایت کیا ہے
عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه | ابن عساکر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من یرد هوان قریش اهانه اللہ | جو قریش کی ذلت چاہے اللہ اسے ذلیل کرے

رواہ احمد و ابن ابی شیبه والترمذی والعدنی والطبرانی وابو یعلی والحاکم وابو نعیم فی المعرفة عن سعد بن ابی وقاص وتمام وابو نعیم والضیاء عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر عن انس وابن عساکر عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

۳۰ رفرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قوة الرجل من قریش قوة رجلین | ایک مرد قریش کو قوت دو مردوں کے برابر ہے

رواہ احمد وابن شیبة والطیالسی وابو یعلی وابن ابی عاصم والماوردی والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیهقی فی المعرفة والضیاء فی المختارہ وابو نعیم فی الحلیة عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنه وهذا فیها عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه والطبرانی عن ابن ابی خیثمة وابن النجار فی حدیث طویل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اوله یا ایها الناس قدموا قریشا ولا تقدموها وهو ایضا قطعة من حدیث ابی بکر المار عن سهل۔

حدیث ۳۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لا ها ولا تعلموا | قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو
قریشا وتعلموا منها فان امانة الامین | قریش پر دعویٰ استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی

من قریش تعدل امانة | کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں
الامینین | کے برابر ہے۔

رواہ ابن عساکر عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه وهو ایضا بمعناہ قطعة من حدیث انس المذکور۔

حدیث ۳۷، ۳۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں:

اعطیت قریش مالم یعط الناس | قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا

رواہ الحسن بن سفیان فی مسندہ ابو نعیم فی معرفة الصحابة عن الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنه ونعیم بن حماد عن ابی الزاهریة مرسلا و الدیلمی عنه عن خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنه هٰکذا فیما نقلت عنه بمعجمة فنون رواہ مصحفا عن حلیس بمهملة فلام واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث ۳۹، ۴۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم | اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں
یعطیها احد قبلهم ولا یعطاها | سے فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملیں
احد بعدهم۔ | نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔

انی منهم ایک تو یہ کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلیٰ ہے)۔ ــــ وفیهم الخلافة والحجابة والسقایة اور انہیں میں خلافت اور کعبہ معظمہ کی دربانی، اور حاجیوں کا سقایہ ــــ ونصرهم علی الفیل اور انھیں اصحاب فیل پر نصرت بخشی ــــ وعبد اللہ عشر سنین لا یعبدہ غیرهم اور انھوں نے دس سال اللہ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر کسی اور خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید وموالی) ــــ وانزل الیه فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لایلف قریش۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورت قرآن عظیم کی اتاری کہ اس میں صرف انھیں کا ذکر فرمایا۔ اور وہ سورہ لایلف قریش ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی فی الکبیر والحاکم

فی المستدرک والبیھقی فی الخلافیات عن ام ھانی وفی الاوسط عن سیدنا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ولفظھا ھذا ملفق منھما۔

حدیث ۴۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا معشر الناس احبوا قریشا فان من احب قریشا فقد احبنی ومن ابغض قریشا فقد ابغضنی۔

اے گروہ مردم قریش سے محبت رکھو کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے۔

وان اللہ تعالیٰ حبب الی قومی فلا اتعجل لھم نقمة ولا استکثر لھم نعمة۔

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں۔

قریش برکت کے درخت

الا ان اللہ تعالیٰ علم ما فی قلبی من حبی بقومی فسرنی فیھم قال اللہ تعالیٰ وانه لذکر لك ولقومك فجعل الذکر والشرف لقومی فی کتابه۔

سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے، تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا کہ ارشاد فرمایا "بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی" تو اسے اپنی کتاب کریم میں میری قوم کے لئے ذکر و شرف رکھا۔

فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی والشھید من قومی والائمة من قومی۔

اللہ کے لئے حمد ہے، جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا اور میری قوم سے شہید، اور میری قوم سے امام۔

ان اللہ تعالیٰ قلب العباد ظھرا وبطنا فکان خیر العرب قریشا وھی الشجرة

بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی، تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے

المبارکة التی، قال اللہ عزوجل فی کتابه ومثل کلمة کشجرة طیبة یعنی بھا قریش اصلھا ثابت یقول اصلھا کرم وفرعھا فی السماء اشرف الذی شرفھم اللہ بالاسلام الذی ھداھم وجعلھم اھله

اور وہی برکت والے درخت ہیں، جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے۔ یعنی ان کی اصل کرم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا، اور انھیں اس کا اہل کیا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مردویه فی التفسیر عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنه وھذا مختصرا۔

عزت دار اور بہتر قریش ہیں

حدیث ۴۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

کنانة عز العرب، رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنه

بنی کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔ اس کو روایت کیا۔ دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت ابوذر سے۔

حدیث ۴۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش سادة العرب، رواہ الرامھرمزی فی کتاب الامثال عن الوضین بن مسلم مرسلاً

قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے رامہرمزی نے کتاب الامثال میں وضین بن مسلم سے مرسلاً۔

حدیث ۴۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

عبد مناف عز قریش وقریش تبع لولد قصی والناس تبع لقریش، رواہ ایضا کذلك عن بن الضحاك ھذا مختصر۔

بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں۔ اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

حدیث ۴۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا ابا الدرداء اذا فاخرت ففاخرت بقریش، رواہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام فی فوائدہ وابن عساکر

اے ابو درداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر، اس کو روایت کیا ہے عثمان ابن ضحاک اور ابن عساکر نے۔

حدیث ۴۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

خیر الناس العرب وخیر العرب قریش وخیر القریش بنو ہاشم

سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں، اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنی ہاشم۔

رواہ الدیلمی عن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ کا انتخاب اور اس کی پسند

حدیث ۴۷ و ۴۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ اختار من آدم العرب، و اختار من العرب مضر و من مضر قریشا و اختار من قریش بنی ہاشم و اختارنی من ہاشم۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بنی آدم میں سے عرب کو چُنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھ کو۔

رواہ البیہقی وابن عدی عن ابن عمر والحکیم الترمذی و الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۴۹ تا ۵۱ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ تعالیٰ خلق خلقه فجعلهم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیر قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم

اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فرقے کی، مجھے بہتر فرقے میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے، مجھے سب

بیتا فانا خیرکم قبیلة وخیرکم بیتا

بہتر گھر میں رکھا۔

رواہ احمد والترمذی عن المطلب بن ابی وداعة والترمذی عن العباس بن عبد المطلب والحاکم عن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث ۵۲ و ۵۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ اختار العرب فاختار منهم کنانة واختار قریشا من کنانة واختار بنی ہاشم من قریش و اختارنی من بنی ہاشم وفی لفظ ثم اختار بنی عبد المطلب من بنی ہاشم ثم اختارنی من بن عبد المطلب۔

بے شک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا، پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش، اور قریش سے بنی ہاشم، اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب اور عبد المطلب سے مجھ کو پسند کیا۔

رواہ ابن سعد عن عبد اللہ بن عمیر مرسلا وھو والبیہقی وحسنہ عن الامام الباقر وھو باللفظ الاخیر ابن سعد عن جعفر عن ابیہ۔

حدیث ۵۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانة واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من ہاشم

بے شک اللہ عزوجل نے اولاد اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کنانہ کو چُنا، اور کنانہ سے قریش کو چُنا، اور قریش سے بنی ہاشم کو چُنا، بنی ہاشم سے مجھ کو چن لیا۔

رواہ مسلم والترمذی عن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور افضل ترین قبیلہ میں پیدا ہوئے

حدیث ۵۵ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔

میں ہر قرن و طبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس طبقے میں آیا جس میں پیدا ہوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۵۶ کہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ، رواہ ابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں بنی ہاشم و بنی زہرہ سے پیدا ہوا۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عساکر نے۔

حدیث ۵۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہو گئے، ایک بار انھوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی۔ رب عزوجل نے وحی بھیجی اے موسیٰ انہیں بددعا نہ کرو، کہ انھیں میں سے وہ نبی اُمّی، بشیر، نذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انھیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی۔ جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی، اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا۔ فقط ایمان پر انھیں جنت دوں گا کہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو باوصف کمال رعب وار ہونے کے متواضع ہوں گے۔

اخرجتہ من غیر حبل من امتہ قریش ثم اخرجتہ من بنی ہاشم صفوۃ قریش، رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں نے ان سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا، پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے، وہ بہتر سے بہتر ہیں۔ اور ان کے امتی کی طرف پھرنے والے۔

نفس میں سب سے بہتر جان حضور

حدیث ۵۸، ۵۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:

اتانی جبریل فقال یا محمد ان اللہ بعثنی فطفت شرق الارض وغربہا وسہلہا وجبلہا فلم اجد حیا خیرا من العرب ثم امرنی فطفت فی العرب فلم اجد حیا خیرا من مضر ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیرا من کنانۃ ثم امرنی فطفت فی کنانۃ فلم اجد حیا خیرا من کنانۃ ثم امرنی فطفت مافی کنانۃ فلم اجد حیا خیرا من قریش ثم امرنی فطفت فی قریش فلم اجد حیا خیرا من بنی ہاشم ثم امرنی اختار فی انفسہم فلم اجد فیہا نفسا خیرا من نفسک۔

جبریل نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم و کوہ ہر حصے میں پھرا، کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا۔ پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا، تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا، پھر حکم فرمایا۔ میں نے مضر میں تفتیش کی، کوئی قبیلہ کنانہ سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا۔ کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا، کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ سب میں بہتر نفس تلاش کرو تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رواہ الامام الحکیم عن الامام الصادق عن الامام الباقر وصلہ الی مقر الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۶۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قال لی جبریل قلبت مشارق الارض ومغاربہا فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقلبت مشارق الارض ومغاربہا فلم اجد حیا افضل من بنی ہاشم، رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر عن ام المومنین

(مجھ سے جبریل نے کہا) میں نے زمین کے پورب پچھم سے تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اس کو روایت کیا ہے حاکم نے کنی میں اور ابن عساکر نے حضرت صدیقہ سے۔

الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔

حدیث ۶۱ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الخلافة فی قریش، رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن عتبة بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔

خلافت قریش میں ہے۔ اسکو روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے کبیر میں عتبہ بن عبد سے۔

ہم نے احادیث کو اسی مضمون سے شروع کیا تھا اور اسی پر ختم کیا، کہ اول با آخر نسبتے دارد۔ (کہ اول آخر کے ساتھ نسبت رکھتا ہے)

احکامات اور نکات

اور اب بعض دیگر احکام میں فرق دکھا کر اخلاق فاضلہ پھر نفع اخروی کی طرف توجہ کریں۔ تین حکم تو یہ تھے:

(۱) نکاح

(۲) امامت صغریٰ

(۳) امامت کبریٰ

(۴) حکم چہارم عرب، کبھی بحالِ کفر بھی غلام نہ بنائے جائیں گے۔

(۵) حکم پنجم ان کے مشرکوں پر جزیہ نہ رکھا جائے گا۔ کہ ان میں جو غلام نہ بن سکے اس پر جزیہ بھی نہیں۔

(۶) حکم ششم ان کی زمین سے کبھی خراج بھی نہ لیا جائے گا۔ وہ بہرحال عشری ہے۔

درمختار میں ہے:

قتل الاساری ان شاء ان لم یسلموا او استرقهم او ترکهم احرارا ذمة لنا الا مشرکی العرب۔

مشرکین عرب کے علاوہ دیگر عرب نژاد اگر اسلام نہ لائیں، تو ان کے بارے میں اختیار ہے کہ قتل کریں یا آزاد، یا انھیں غلام بنائے۔ ہمارے ذمے چھوڑدے۔ م

اسی فصل میں فی الجزیہ میں ہے:

توضع علی کتابی و مجوسی ووثنی عجمی لجواز استرقاقه فجاز ضرب الجزیة علیه لا علی وثنی عربی۔

جزیہ مقرر کیا جائے گا کتابی، مجوسی اور بت پرست پر کیونکہ ان کا غلام بنایا جائز ہے۔ تو ان پر جزیہ مقرر کرنا جائز ہے۔ نہ کہ عربی بت پرست پر

اسی کے باب العشر میں ہے:

ارض العرب عشریة

عرب کی زمین عشری ہے

ردالمحتار میں ہے:

لان کما لا رق علیهم لا خراج علی اراضیهم۔ نهر وتمامه فی الفتح

اس لئے کہ جیسا کہ ان پر غلامی نہیں ہے کیونکہ وہ زمینوں سے نکالے جائیں گے۔

حدیث ۶۲ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اوطاس (۱) میں فرمایا:

لو کان ثابتا علی احد من العرب رق کان الیوم۔

اگر کوئی عرب غلام بن سکتا، تو آج بنایا جاتا۔

(۷) حکم ہفتم نہایہ، وتبیین، وشافی، وفتح، ودرر وغیرہا میں ہے:

تعزیر اشراف الاشراف وهم العلماء العلویة بالاعلام بان یقول له القاضی بلغنی انك تفعل كذا فینزجر

یعنی علماء و سادات سب سے اعلیٰ درجہ کے اشراف ہیں، ان سے اگر کوئی تقصیر موجب تعزیر واقع ہو کہ ارازل کرتے تو ضرب و حبس کے مستحق ہوتے، ان کے لئے اس قدر بس ہے کہ قاضی کہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں، اسی قدر ان کے زجر کو بس ہے۔

لغزشیں

حدیث ۶۳ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اقیلوا الکرام عثراتهم، رواہ ابن

کریموں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ اس کو

عساکر عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعۃ من حدیث۔ — روایت کیا ہے ابن عساکر نے حضرت ام المومنین سے۔

حدیث ۶۴ تا ۶۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تجافوا عن عقوبۃ ذی المروءۃ الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔ — اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو، مگر حدودِ الٰہیہ سے کسی میں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت وصدرہ لہ فی کتاب مکارم الاخلاق ولابی بکر بن المرزبان فی کتاب المروءۃ عن ابن عمر ولمعناہ مع زیادۃ لہذا عن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم وفی الباب غیرہم۔

حدیث کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اقبلوا ذوی السیات عشراتھم الا الحدود۔ — عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو، مگر حدود۔

رواہ احمد البخاری فی الادب المفرد ابوداؤد عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

تذییل: تعظیم

حدیث ۶۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لا یقوم الرجل من مجلسہ الا لبنی ھاشم۔ — آدمی [illegible] اپنی کرسی کے لئے نہ اٹھے، سوائے بنی ہاشم کے۔

رواہ الخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسری روایت میں ہے:

[illegible]م الرجل من مجلسہ لاخیہ [illegible] بنی ھاشم لا من لاحد — ہر شخص اپنے بھائی کیلئے اپنی مجلس [illegible] سے اٹھے، مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں

رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب

اخلاق فاضلہ

مشاہدہ شاہد اور تجربہ گواہ ہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروت، سخاوت، شجاعت، سیر چشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرھا بکثرت اخلاق حمیدہ، موہوبہ، مکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں۔ اور سب کا آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام ایک ماں، باپ سے ہونا، جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں۔ ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس شئ خیرا من الف مثلہ الا الانسان۔ — انسان کے سوا کوئی چیز اس کی ہم جنس ہزار کے برابر نہیں ہوسکتی۔

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یوں ہی تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں، قریش کی جرأت، شجاعت، سماحت، فتوت، قوت، شہامت، اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرہ آفاق رہی ہے۔ اور ان میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست ودناءت سے معروف تھے۔ حتی قال قائلھم:

ولا ینفع الاصل من بنی ھاشم ❊ اذا کانت النفس من باھلہ
اذا قیل للکلب یا باھلی ❊ عوی الکلب من شوم ھذا النسب

اسی تفاوت ہمت کے باعث ہے کہ دنیا ودین دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنتِ ملک وسلطنتِ علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی۔ دوسری قوموں کا اس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم ہے۔ عجم میں جو شریف قومیں تھیں، اور ہیں خصوصاً اہل فارس ــــ حدیث ۴۵ کے تتمہ میں ہے: وخیر العجم الفارس تو مصداق حدیث صحیح:

لوکان العلم معلق بالثریا لینا — علم اگر ثریا پر کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں

لہ رجل من اھل فارس — سے ہے، آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے لے آتا۔

اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظ مسلم لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ اعنی۔ امام الائمہ مالک الازمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما وھو ابن ابی شیبۃ غیر بلفظ فالحق۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر، خصوصاً اولادِ کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے۔ جو ہزارہا سال صاحبِ تاج وتخت رہی، اور ان کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں۔ جیسے قریش کہ زمانۂ جاہلیت میں بت پرست تھے، اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے۔ انھیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) یوں ہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں۔ بلکہ تیسیر میں زیر حدیث:

لوکان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من فارس۔

ایمان اگر ثریا کے پاس ہوتا تو فارس کے لوگ وہاں سے لے آتے۔ م

قیل اراد فارس ھنا اھل خراسان اور نسب بلاد مثل خراسان وبلخ ومرو وتستر کا ذکر خارج از بحث ہے۔

شرافت ودنارت کسی شہر کی سکونت پر نہیں، نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اس کے جواز سے زائد دلیل نادر پر حکم۔ فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی، اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا، امام ہوگیا۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بکریاں چرائیں، اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریا نبی ہوگیا۔ اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے، نہ فرداً فرداً۔ اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی، اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اور احادیث کثیرہ اس پر ناطق، متعدد احادیث سے گزرا کہ:

ایک قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہوتی ہے، اور ایک قریش کی امانت دو آدمیوں کے مثل۔

حدیث ۶۹ کہ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے (جن میں سے قریش ہیں)

حدیث ۷۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قسم الحیاء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب وجزء فی سائر الناس، رواہ الخطیب فی البخلاء عن محمد بن مسلم۔

حیا کے دس حصے کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں، اور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اس کو روایت کیا ہے خطیب نے بخلاء میں محمد بن مسلم سے۔

حدیث ۷۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان فلانا اھدی لی ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات خطل ساخطا لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قریشی او انصاری او ثقفی او دوسی، قالہ المناوی فی التیسیر والحدیث

بے شک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا میں نے اس کے بدلے جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بے شک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی، یا انصاری یا ثقفی، یا دوسی کا۔

اگر وہ اپنے کرم اخلاق وشرافت کے باعث کمینوں کی طرح ہدیہ پر زیادہ معاوضے کے نگراں نہیں رہتے)

رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح

امانت دار

حدیث ۷۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایملی مصاحفنا الاغلمان قریش وغلمان ثقیف — ہمارے مصحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے (یہ باب امانت سے ہوا)

رواہ ابونعیم عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۳، و ۴، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان قریشا اھل صدق وامانة فمن بلغ لھم العواثر کبه اللہ علی وجھه — بے شک قریش راستی وامانت والے ہیں، تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔

رواہ الامام الشافعی والبوبکر بن ابی شیبة والامام احمد و البخاری فی الادب المفرد وابن جریر والشاشی والطبرانی والضیاء عن رفاعة بن رافع الزرقی وابن البخار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

چار خصلتیں

حدیث ۵، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان فیھم لخصالا اربعة انھم اصلح الناس عند فتنة واسرعھم اقامة بعد مصیبة واوشکھم کرة بعد فرة وخیرھم لمسکین ویتیم وامنعھم من ظلم الملوک، رواہ ابونعیم فی الحلیة عن المستورد الفھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں. فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہوجاتے، اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں، اور مسکین ویتیم ومملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔

نیک عورتیں

حدیث ۶، تا ۸، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

خیر الناس رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولد فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده۔

عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیویاں ہیں. اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان، اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم عن ابی ھریرة والبوبکر بن ابی شیبة عن مکحول مرسلا وابن سعد فی طبقاته عن ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۹، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الناس معادن کمعادن الذھب والفضة والعرق دساس وادب السوء کعرق السوء۔

جیسے سونے، چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یوں ہی آدمیوں کی ہیں۔ اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے

رواہ البیھقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

یہیں سے کہتے ہیں کہ ——— اصل بد از خطا، خطا نہ کند۔

کُف میں شادی

حدیث ۱۰ تا ۱۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تخیروا لنطفکم فانکحوا الاکفاء وانکحوا الیھم وفی لفظ فان النساء یلدن اشباه اخوانھن واخواتھن۔

اپنے نطفے کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کُف میں بیاہ ہو، اور کُف سے بیاہ کرلاؤ کہ عورتیں اپنے ہی کنبے کے مشابہ جنتی ہیں۔

رواہ ابن ماجة والحاکم والبیھقی والحاکم فی السنن وباللفظ

والآخر ابن عدی وابن عساکر کلھم عن ام المومنین الصدیقه صدیقه عند تمام والیضاء وابی نعیم فی الحلیة عن انس وعند ابی عدی والدیلمی عن ابن عمر۔

حدیث ۸۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

تزوجوا فی الحجر الصالح فان العرق وساس، رواہ ابن عدی والدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

اچھی نسل میں شادی کرو کہ رگِ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن عدی اور دارقطنی نے حضرت انس سے۔

حدیث ۸۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ایاکم وخضراء الدمن المرأة الحسناء فی المنبت السوء۔

گھوڑے کی ہریالی سے بچو، بری نسل میں خوبصورت عورت۔

رواہ الرامھرمزی فی الامثال والدارقطنی فی الافراد والدیلمی فی سند الفردوس عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۸۵، ۸۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

العرب للعرب اکفاء والموالی للموالی اکفاء الا حائک او حجام۔

عرب عرب کے کفو ہیں، اور موالی موالی کے، مگر جولاہہ یا حجّام۔

رواہ البیہقی عن ام المومنین وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

نفع آخرت

ظاہر ہے کہ اخلاق فاضلہ باعث اعمال صالحہ ہیں۔ اور اعمال صالحہ، نفع آخرت۔ اور اس خصوص میں نصوص بکثرت۔

حدیث ۸۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

قریش علی مقدمة الناس یوم القیمة ولولا ان یبطر قریش

قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں

لاخبرتھا ما للمحسنھا من الثواب عند اللہ

انھیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔

رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روز قیامت حضور سے قریب تر قریش ہونگے

حدیث ۸۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان لواء الحمد یوم القیامة بیدی وان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب۔

بے شک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بے شک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب ہوں گے۔

رواہ الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۸۹ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اول من اشفع لہ یوم القیمة من امتی اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا افضل۔

روز قیامت میں سب سے پہلے اہلِ بیت کی شفاعت فرماؤں گا، پھر درجہ بدرجہ زیادہ نزدیک ہیں قریش تک، پھر انصار، پھر وہ اہلِ یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے، اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم، اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی فی الافراد والمخلص فی الفوائد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ترجیح قریش کی ہوگی

حدیث ۹۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لو انی اخذت بحلقة باب الجنة — میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں،
ما بدأت الا بکم یا بنی ہاشم۔ — تو اے بنی ہاشم پہلے تمہیں سے شروع کروں۔

رواه الخطیب عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۹۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احد۔ — کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں در ہائے جنّت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا، اس وقت اولاد عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔

رواه ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سے قرابت

حدیث ۹۲ تا ۹۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیمة الا سببی ونسبی۔ — ہر علاقہ اور رشتہ روزِ قیامت قطع ہو جائیگا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔

رواه البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرك وصححه وقال الذهبی اسناده صالح والدارقطنی والبیهقی فی السنن والضیاء فی المختارة عن امیر المومنین عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔ وهو عند احمد والحاکم والبیهقی عن المسعد فی حدیث اوله فاطمة بضعة منی وحدیث الفاروق مع قصة تزوجه سیدتنا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم رواه سعید بن منصور فی سننه وابن سعد فی الطبقات وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر بطرق وابن راهویه مختصرا۔

حدیث ۹۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

کل نسب وصهر ینقطع یوم القیامة — ٹوپی اور پاپچے کے سب رشتے قیامت

الا نسبی وصهری۔ — میں منقطع ہو جائیں گے، مگر میرے رشتے۔

رواه ابن عساکر عن عبد اللہ بن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع کل سبب و نسب ینقطع الا نسبی و سببی فانها موصولة فی الدنیا والآخرة، رواه البزار۔ — کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں، کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ و رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا، مگر میرا رشتہ اور علاقہ کہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں یوں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسرِ منبر فرمایا:

ما بال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا تنفع قومه یوم القیمة واللہ ان رحمی موصولة فی الدنیا والآخرة، — کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی، خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے

رواه الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه وصححه ابن حجر فی غیر ما مقام۔

حدیث ۹۷ تا ۱۰۱ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، اور فرمایا:

ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع بل حتی حاء وحکم۔ — کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہاں نفع دیگی یہاں تک کہ قبائل حاء و حکم دو قبیلہ یمن کو۔

رواه الحاکم وابن عساکر عن ابی بردة ومعناه عند [illegible]انی و

ابن مندة و الدیلمی عن ابی ھریرۃ و ابن عمرو عمار معاً رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین و بوجہ آخر عند الطبرانی فی الکبیر عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیانی۔

جنت میں بلند درجہ والا کون؟

حدیث ۱۰۲ و ۱۰۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

رأیت کانی دخلت الجنة الجعفر درجة فوق درجة زید فقلت ما کنت اظن ان زیدا دون جعفر فقال جبریل زید الیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر لقرابة منك، رواه الحاکم عن ابن عباس و ابن سعد فی الطبقات عن محمد بن عمر بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم مرسلاً وھذا لفظ ملفق بینھما فینجیل۔

میں جنت میں گیا، تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن ثابت کے درجہ سے اوپر ہے، میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے۔ جبریل نے عرض کی، زید جعفر سے کم تو نہیں۔ مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا ہے کہ آپ کو حضور سے قرابت ہے۔

حدیث ۱۰۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله اللہ به الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار۔

جس نے قرآن حفظ کیا، اور اس کے حلال کو حلال، حرام کو حرام ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا،

رواہ ابن ماجة و الترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه

شفاعت اور مغفرت

حدیث ۱۰۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الحاج یشفع فی اربعه مائة من اهل بیت اذقال من اهل بیته و یخرج من ذنوبه کیوم ولدته امه، رواه البزار عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

چار سو عزیزوں، قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کو روایت کیا ہے بزار نے ابو موسیٰ اشعری سے۔

حدیث ۱۰۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الشهید یشفع فی سبعین من اهل بیته۔

شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں مقبول ہوگی۔

رواه ابوداؤد و ابن حبان فی صحیحه عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه

حدیث ۱۰۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الشهید یغفر له اول دفعة من دمه و یتزوج حوران و یشفع فی سبعین من اهل بیته، رواه الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه

شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے، اس کے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔ اور دم نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت کو آجاتی ہیں، اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

حدیث ۱۰۸، ۱۰۹ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان الشهید عند اللہ سبع خصال (الی ان قال) و یشفع سبعین انسانا من اقاربه۔

بے شک شہید کے لئے اللہ کے یہاں سات کرامتیں ہیں، ہفتم یہ کہ اس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا گیا۔

رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عبادة بن الصامت والترمذی وصححه وابن ماجة عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

حدیث ۱۱۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

یصف الناس یوم القیٰمۃ صفوفا فیمر الرجل من اھل النار علی رجل من اھل جنۃ فیقول یا فلاں اما تذکر یوم استسقیت فسقیتك شربۃ فیشفع لہ ویمر الرجل علی الرجل فیقول اما تذکر یوم ناد لتك طھورا فیشفع لہ فیقول یا فلاں اما تذکر یوم بعثنی فی حاجۃ کذا فذھبت لك فیشفع لہ۔

رواہ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے، ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا، میں نے پلایا تھا۔ اتنی سی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا، آپ کو یاد نہیں ؟ کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا، ایک کہے گا، آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا، میں چلا گیا تھا۔ اسی قدر پر یہ اسکی شفاعت کرے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا، ایک دوزخی اس سے کہے گا "آپ مجھے نہیں جانتے۔" وہ کہے گا "واللہ میں تو تجھے نہیں پہچانتا، افسوس تجھ پر تو کون ہے۔" وہ کہے گا، "میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف سے ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا" اور میں نے پلادیا تھا۔ اس کے صلہ میں اپنے رب کے حضور میری شفاعت کیجئے۔" وہ جنتی اللہ عزوجل کے زائروں میں اس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کرے گا، کہے گا:
یارب فنشفعنی، اے میرے رب تو تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما —
فیشفعہ اللہ فیہ، مولیٰ عزوجل اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

رواہ ابوالیعلی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دو یتیموں کی دیوار اور اصلاحِ اعمال

جب مقبولان خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلا دیا، یا وضو کو پانی دے دیا، عمر میں اس کا کوئی کام کر دیا۔ آخرت میں ایسا نفع دے گا تو خود ان کا جز ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیئے، بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے :

واما الجدار فکان لغلٰمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا فاراد ربك ان یبلغا اشدھما ویستخرج کنزھما رحمۃ من ربك (۱)

وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اور انکا باپ نیک تھا، تو میرے رب نے اپنی رحمت سے چاہا کہ یہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی، اور ہاتھ لگا کر اسے قائم کر دیا۔ اور وہاں والوں نے ان کو، اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور ان کو کھانے کی حاجت، اس پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ "آپ چاہتے تو اس پر اجرت لیتے" — خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ :

یہ دیوار دو یتیموں کی ہے، جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں۔ اور اس میں نیچے ان کا خزانہ ہے، دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا، لوگ لے جاتے لہٰذا آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم، اور خزانہ محفوظ رہے، کہ وہ جوان ہو کر نکالیں۔ ان کے صالح باپ کے صدقہ میں ان پر یہ رحمت ہوئی۔

علماء فرماتے ہیں : — وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں باپ تھا۔

حدیث ۱۱۱ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں :

حفظ اصلاح ابیھما وما ذکر

ان کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا، ان

عنھما اصلاحھا — کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ ان کے لئے خزانہ لازوال محفوظ رکھا تھا۔ سونے کی تختی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا، اور کچھ نصائح ومواعظ — کما رواہ ابن ابی حاتم ومردویہ فی تفاسیرھما عن ابی ذر وھٰذا عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما کلاھما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی قمع الحرص وابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما من قولہ۔ مگر یہ صلاح کا سبب تھا نہ کہ نتیجہ۔ نتیجہ ان کے باپ کی صلاح کا تھا —

رواہ الامام عبد اللہ بن المبارک والامام احمد فی الزھد وسعید ابن منصور فی سننہ وابن المنذر وابی حاتم فی تفسیریھما والحاکم فی المستدرک۔

حدیث ۱۱۲ تا ۱۱۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:

ان اللہ یصلح اصلاح الرجل ولدہ وولد ولدہ ویحفظہ فی ذریتہ والدویرات حولہ فما یزالون فی ستر من اللہ وعافیۃ

بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح سے اس کی اولاد، اور اولاد واولاد کی صلاح فرمادیتا ہے۔ اور اس کی نسل، اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرمادیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما مرفوعا وابن حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما من قولہ وھٰذا لفظ المرفوع بمعناہ ونحوہ لابن المبارک وابن شیبۃ عن محمد بن المنکدر وقفا۔

اولاد کا ثواب اور اس کا اجر

حدیث ۱۱۵ کعب احبار نے فرمایا:

ان اللہ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما،

اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی اولاد میں اسّی برس تک اس کی رعایت کرتا ہے۔

رواہ احمد فی الزھد۔

حدیث ۱۱۶ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

طوبیٰ لذریۃ المومن ثم طوبیٰ لھم کیف یحفظون من بعدہ

مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے کیسی، اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی — فکان ابوھما صالحاً —

اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزھد وابن ابی حاتم عن خیثمہ وقال اللہ عزوجل:

والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنابھم ذریتھم وماھم من عملھم من شیء۔

اور وہ جو ایمان لائے، اور ان کی اولاد ایمان میں ان کی تابع ہوئی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔ اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا۔

حدیث ۱۱۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:

ان اللہ یرفع ذریۃ المومن الیہ فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل لتقربھم عینہ

بے شک اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو اس کے درجہ میں، اس کے پاس اٹھالے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہو تاکہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

پھر یہی آیت کریمہ من شئ تک تلاوت کی — اور اس کی تفسیر میں فرمایا:

ما نقصنا الآباء بما اعطينا البنين۔

ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اس کے سبب والدین کو کچھ اجر کم نہ فرمایا۔

رواه البزار وابن مردویه عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وھو عند سعید بن منصور وھناد وابناء جریر والمنذر وابی حاتم والحاکم والبیھقی فی سننه عنه رضی اللہ تعالیٰ عنه من قوله۔

حدیث ۱۱۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اذا دخل الرجل الجنة سئل عن ابويه وذريته وولده فيقال انهم لم يبلغوا درجتك وعملك فيقول يارب قد عملت لی ولهم فيؤمر بالحاقهم به

رواه عنه الطبرانی وابن مردویه

جب آدمی جنت میں جائے گا، اپنے ماں باپ، اور بیوں، اور اولاد کو پوچھے گا۔ ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجے اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میرے میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، کریمۂ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هم ذرية المؤمن يموتون على الاسلام فان كانت منازل آبائهم ارفع من منازلهم لحقوا بآبائهم ولم ينقصوا من اعمالهم التی عملوا شيئاً ـــــــــ

رواه عنه ابن ابی حاتم

یہ ذریت مومن کا حال ہے، جو اسلام پر مریں، اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان منزلوں سے بلند تر ہوئے، تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دئے جائیں گے۔ اور انکے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

صحابہ اور اہل بیت کی اولاد کے درجات

جب عام صالحین کی صلاح، ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق، فاروق، وعثمان، وعلی وجعفر، وعباس، وانصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا ـــــــ جن کی اولاد میں شیخ، صدیقی، فاروقی، عثمانی وعلوی وجعفری وعباسی وانصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام، اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ حضور پرنور سید الصالحین، سید العالمین، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں، کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند و بالا ہے ـــــــ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔

حدیث ۱۲۰ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله وذريتها على النار۔ رواه تمام فی فوائده والبزار وابویعلی والطبرانی والحاکم وصححه عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه

بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرما دیا۔

حدیث ۱۲۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

سالت ربی ان لا يدخل احدا من اهل بيتی النار فاعطانيها

رواه ابوالقاسم بن شیران فی اماليه عن عمران بن حصين رضی اللہ تعالیٰ عنه وعن الصحابة جميعا۔

میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

حدیث ۱۲۲ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا:

ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک۔

بے شک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۲۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمھا وذریتھا عن النساء یوم القیمۃ۔

فاطمہ زہرا کا فاطمہ زہرا نام اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے، اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمادیا۔

رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور اور اہل بیت سے محبت کرنے والے جنتی ہیں

حدیث ۱۲۴ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

من رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اہل بیتہ النار ـــــ رواہ ابن جریر عنہ من طریق اسدی۔

یعنی اللہ عزوجل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ فرماتا ہے کہ بے شک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ کی رضا یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

حدیث ۱۲۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

وعدنی ربی فی اہل بیتی من اقر منھم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبھم، رواہ الحاکم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ ہو ثم ابن حجر فی صواعقہ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔ (اور اللہ ہی کے لئے خوبیاں ہیں جو دونوں جہاں کا رب ہے۔)

حدیث ۱۲۶ و ۱۲۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یا علی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذرارینا خلف ظہورنا، رواہ ابن عساکر عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے، میں ہوں اور تم حسن اور حسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہوں گی۔

حدیث ۱۲۸ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اول من یرد علی حوضی اہل بیتی ومن اجنبی من امتی، رواہ الدیلمی عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہلبیت ہیں۔ اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

حدیث ۱۲۹ کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:

اللھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم وھبھم لی

الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں، تو ان کے بدکار ان کے نکوکاروں کو دے ڈال، اور ان سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔

پھر فرمایا ـــــ ففعل: مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، امیر المومنین نے عرض کی: ما فعل، کیا کیا۔ فرمایا:

فعلہ ربکم بکم ویفعلہ بمن بعدکم، رواہ الحافظ المحب الطبرانی عن المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

یہ تمہارے ساتھ ساتھ کیا، جو تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔

تنبیہ نبیہ اور نتیجہ

اقول : ـــــ ان نصوص جلیلۂ قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے روشن ہوا کہ :

(۱) ـــــ حدیث مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو عمل میں پیچھے ہو، اس کا نسب نفع بخش نہ ہوگا) میں نفیِ نفع مطلق ہے، نہ نفیِ مطلق، ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بہم ذریتہم (ہم نے ان کی ذریت کو ملا دیا) کے صریح معارض ہوگی۔

(۲) ـــــ نہ کریمہ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون) کہ ایک وقت مخصوص کے لئے ہے۔

الا تری قولہ تعالیٰ: ولا یتساءلون مع قولہ عزوجل: واقبل بعضہم علی بعض یتساءلون (

روی سعید بن منصور فی سننہ وابناء حمید والمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، قال انہا مواقف فاما الموقف الذی لا انساب بینہم ولا یتساءلون عند الصعقۃ الاولی لا انساب بینہم فیہا اذا صعقوا فاذا کانت النفخۃ فاذا ہم قیام یتساءلون

سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں پسران حمید و منذر، اور ابی حاتم نے عبدالرحمٰن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی حضرت ابن عباس نے فرمایا: مواقف (منازل حضوری) چند ہیں۔ لیکن وہ موقف جس میں نہ رشتے کام آئیں، نہ ان کے ذریعہ سفارش، وہ صعقۂ اولیٰ (پہلی کڑک) ہے اس میں رشتے کام نہ آئیں گے، جب لوگ گھبراتے ہوئے اٹھیں گے، اور جب صعقہ ثانیہ ہوگا، تو سب کھڑے ہو کر رشتوں سے سوال کریں گے۔

(۳) ـــــ جبکہ احادیث متواترہ سے فضل نسب، فرق احکام، و نفع آخرت بلاشبہ ثابت۔ تو امثال حدیث: الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود (نہ عربی کی فضیلت عجمی پر ہے اور نہ ہی سفید کی کالے پر) وحدیث: ـــــ انظر فانک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقویٰ (بے شک تم سفید اور کالے سے بہتر نہیں ہو مگر تم کو صرف تقویٰ سے فضیلت حاصل ہے۔) میں مثل کریمہ ـــــ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (بے شک تم میں اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار ہے ـــــ) سلب فضل کلی ہے، نہ سلب کلی فضل۔

(۴) ـــــ حدیث: لا اغنی عنکم من اللہ شیئا (میں تم کو اللہ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کروں گا) میں نفی اغنائے ذاتی ہے، نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ حدیث متواترہ شفاعت، و اجماع اہل سنت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ وہ طاغی باغی، سرکش، اپنی تقویت الایمان میں لکھتا ہے

> پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا، کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا مال موجود ہے۔ اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں۔ اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے، اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ـــــ اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب "الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء" میں دیکھئے۔ اور یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔ اس میں حدیث پوری یوں ہے کہ: امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہوگئیں، اس پر ان سے کہا گیا ـــــ ان محمدا لا یغنی عنک من اللہ شیئا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہ بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اهل بیتی ان شفاعتی لتنال حاء وحاکم، رواه الطبرانی فی الکبیر عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بے شک میری شفاعت ضرور قبیلۂ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

(۵) ـــــ حدیث ۹۵ کے بعد جو ایک روایت بزار سے گزری اس کے قصے میں اسکی نظیر حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مروی ہے، کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر باآواز روئیں، ان سے وہی کہا گیا:

ان قرابتك من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا تغنی عنك من اللہ شیئا

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اللہ کے یہاں کچھ کام نہ دے گی۔

حضور سے رشتہ وعلاقہ مضبوط تر ہے

ایک موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرماکر برسر منبر ان کا وہ رد جلیل ارشاد فرمایا کہ:

کیا ہوا انھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے؟ ـــــ ہر رشتہ و علاقہ قیامت سے قطع ہوجائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ، کہ دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، رواہ کما تقدم البزار۔

امام ابن حجر مکی، صواعق میں فرماتے ہیں:

قال المحب الطبری وغیره من العلماء انه صلی اللہ تعالیٰ علیه

محب طبری وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بنفسہ) کسی چیز کے مالک

وسلم لا یملك لاحد شیئا لا نفعا ولا ضرا لکن اللہ عزوجل یملکه نفع اقاربه بل وجمیع امته بالشفاعة العامة والخاصة فهو لا یملك لا یملك له مولاه کما اشار الیه بقوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غیر ان لکم رحما سابلها ببلالها وکذا معنی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا ای بمجرد نفسی من غیر مایکرمنی به اللہ تعالیٰ من نحو شفاعة او مغفرة وخاطبهم بذالك رعایة لمقام التخویف والحث علی العمل والحرص علی ان یکونوا اولی الناس حظا فی تقوی اللہ تعالیٰ وخشیته ثم اوماء الی حق رحمه اشارة الی او قال نوح طمانینة علیهم وقیل هذا قبل علمه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بان الانتساب الیه تنفع وبانه یشفع فی ادخال قوم الجنة

نہیں، نہ نفع کے، نہ نقصان۔ ہاں اللہ عزوجل نے انکو مالک بنایا ہے، اپنے اقارب بلکہ اپنی تمام امت کے نفع کا، شفاعت عامہ وخاصہ کے ذریعہ۔ تو وہ بذاتِ خود مالک نہیں ہیں، ہاں ان کے مولی نے انکو مالک بنایا ہے، جیسا کہ اس طرف اشارہ فرمایا اپنے اس ارشاد گرامی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مگر یہ کہ تمہارے لئے ایک تعلق ہے .... اور یہی معنی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ میں اللہ کے نزدیک تمہیں کوئی کام نہ آؤں گا۔ یعنی بطور خود ماسوائے اس کے جس کی اللہ تعالیٰ مجھے کرامت بخشے گا۔ جیسے شفاعت، یا مغفرت۔ اور ان سے خطاب فرمایا اس کے ساتھ (تمہیں نفع نہ دونگا) مقام تخویف کی رعایت کرتے ہوئے اور عمل پر ابھارنے اور اس بات پر حرص دلانے کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اور اس کی خشیت میں لوگوں میں بہتر نصیبے والے ہوں۔
پھر اشارہ فرمایا اپنے حقِ تعلق کی جانب اشارہ فرمایا اس قول تک کہ فرمایا انہیں اطمینان دلا دیا، اور کہا گیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کے جاننے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ کی طرف انتساب نفع دیتا ہے۔ اور اس بات کے جاننے سے پہلے کہ وہ امت کو جنّت

بغیر حساب و رفع درجات آخرین و اخراج قوم من النار۔

میں بغیر حساب کے داخل کرے گا۔ اور درجوں پر درجہ بلند کرنے، اور امت کو دوزخ سے نکالنے میں شفیع ہوں گے۔ م

اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کر کے فرماتے ہیں :

ولا منافی هذه الاحادیث ما فی الصحیحین وغیرهما انه لما نزل قوله تعالیٰ و انذر عشیرتك الاقربین فجمع قومه ثم عم وخص بقوله لا اغنی عنکم من الله شیئا حتیٰ قال یا فاطمة بنت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وعلیها وسلم اما لان هذه الروایة محمولة علی من مات کافرا او انها اخرجت مخرج التغلیظ و التنفیر او انها قبل علمه بانه یشفع عموماً وخصوصاً۔

اور یہ احادیث منافی نہیں ہے، ان احادیث کے جو صحیحین وغیرہ میں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا، تو آپ نے اپنی قوم کو جمع فرمایا۔ پھر اپنے قول لا اغنی عنکم من اللہ شیئا کو عام وخاص دونوں طریقے سے بیان فرمایا یہاں تک کہ فرمایا اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم) یا تو اس لئے کہ یہ روایت محمول ہے اس شخص پر جو کافر مرا، یا یہ کہ روایت اس سے خارج ہے۔ پس تغلیظ وتنفیر خارج ہوگئی، یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کے علم سے پہلے کی بات ہے کہ وہ شفاعت عامّہ وخاصّہ فرمائیں گے۔ م

علامہ مناوی، تیسیر میں زیر حدیث "کل سبب ونسب" فرماتے ہیں :

لا یعارضه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاهل بیته لا اغنی عنکم من الله شیئا لان معناه ان لا یملك لهم نفعا لکن الله یملك نفعهم بالشفاعة فهو لا یملك الا ما ملکه ربه

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل بیت سے لا اغنی عنکم فرمانا اس حدیث کے معارض نہیں۔ اس لئے کہ معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نفع کے مالک نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ شفاعت کے ذریعہ ان کے نفع کا مالک بنائے گا۔ پس وہ نہیں ہیں مالک مگر

اس کے جس کا ان کو، ان کے رب نے مالک بنایا۔

حضرت شیخ محقق قدس سرّہٗ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں :

غایت و انذار ومبالغہ در آنست ولا فضل بعضے ازیں مذکورین و در آمدن ایشاں بہشت را و شفاعت آں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر عصاۃ امت مارا چہ جائے اقربائے خویشاں و لے باحادیثِ صحیحہ ثابت شدہ است وباوجود آں خوف لاابالی باقیست و ایں مقام تقاضائے ایں حال کرد و تواند کہ احادیث فضل و شفاعت بعد ازاں ورود یافتہ باشند وبالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ بانذار پس امتثال کرد ایں امرار۔

اس میں غایت اور انذار اور مبالغہ ہے اور نہ کہ فضل۔ بعض نے اس سے ذکر کیا اور آنا ان کا بہشت میں اور سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہم گناہ گار امت کی شفاعت کرنا چہ جائے کہ اپنے اقربا کا۔

لیکن احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے اور باوجود وہ خوف لاابالی باقی ہے اور یہ مقام اس حال کا متقاضی ہے۔ م

تفاضل انساب

بالجملہ : تفاضل انساب بھی یقیناً ثابت، اور شرعاً اس کا اعتبار بھی ثابت، اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی جزماً ثابت اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع وبرباد جاننا سخت مردود و باطل۔ خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب، بلکہ قریش، بلکہ بنی ہاشم، بلکہ سادات کرام کو بھی شامل۔ اب یہ قول اشد غضب و ہلاک دیوار سے ہائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدیر کو اس قدر تطویل پر حامل، کہ نسب عرب نہ کہ قریش، نہ کہ ہاشم، نہ کہ سادات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض کامل۔

تعظیم نہ کرنے والے پر لعنت اور وعید

حدیث ۱۳۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من لم يعرف عترتي والانصار والعرب فهو لاحدى ثلث اما منافق واما الزنية واما امرؤ حملته بغير طهر.

جو میری عزت، اور انصار، اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو منافق ہے، یا حرامی، یا حیضی بچہ۔

رواہ الباوردی و ابن عدی و البیہقی و فی الشعب و آخرون عن علی کرم اللہ وجہہ۔

حدیث ۱۳۱ تا ۱۳۳ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبي مجاب الزائد في كتاب الله والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذالك من اذل الله ويذل من اعز الله والمستحل لحرام الله والمستحل من عترتي ما حرم الله والتارك سنتي. رواه الترمذي والحاكم عن ام المومنين والحاكم عن ذراع والطبراني عن عمرو بن شغوي رضي الله تعالى عنهم اوله سبعة لعنتهم وزاد المستأثر بالفئ وسنده حسن.

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے۔ اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا، اسے عزت دے۔ اور جسے خدا نے معزز کیا، اسے ذلیل کرے۔ اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور میری عزت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

حدیث ۱۳۴ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من احب ان يبارك له في اجله و

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو، اور

ان يمتعه الله بما خوله فليخلفني في اهلي خلافة حسنة ومن لم يخلفني فيهم تبك عمره وورد علي يوم القيمة مسودا وجهه. رواه ابو الشيخ في تفسير ابونعيم عن عبدالله بن بدر الخطمي

خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے، تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے، اس کی عمر کی برکت اڑ جائے، اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔

حدیث ۱۳۵ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان الله عزوجل ثلث حرمات فمن حفظهن حفظه الله دينه ودنياه ومن لم يحفظهن لم يحفظ الله دينه ولا دنياه وحرمة الاسلام وحرمتي وحرمة رحمي. رواه ابو الشيخ بن حبان والطبراني.

بے شک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں۔ جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا محفوظ رکھے، اور جو انکی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی۔ ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

- ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔
- نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا تکبر کرنا جائز نہیں۔
- دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔
- انھیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔
- نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں۔
- اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں۔

احادیث جو اس باب میں آئیں، انہیں معانی کی طرف ناظر ہیں ——— و باللہ التوفیق۔
خدمت گاری اہل بیت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہوگیا۔
لہذا بلحاظ تاریخ اس کا نام:

رکھنا انسب ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم

شیخ بنظر عمر ہر بوڑھا ہے، اور بنظر فضل ہر عالم و صالح اگرچہ جوان ہو، اور بنظر نسب ہندستان میں دو محاورے ہیں ـــــ ایک یہ کہ سید مغل پٹھان کے سوا باقی ہر قوم کا مسلمان شیخ ہے۔ یوں اس کا اطلاق عام ہے۔ جیسے ابتداءِ ہند میں ہر مسلمان کو ترک کہتے تھے۔ اسی محاورے پر مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں:

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ؛ ترک و ہندو در من آں بیند کہ اوست

دوسرے چار شریف قوموں سے ایک اس طرح البتہ جوان میں کا نہ ہو۔ اور اپنے آپ کو شیخ بتائے وہ وعید شدید من انتمی الی غیرابیہ فالجنة علیہ ـــــ میں دخل ہے۔ جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو ـــــ اپنا باپ بتائے، اس پر جنت حرام ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم والبوداؤد وابن ماجۃ عن سعد وعن ابی بکرۃ معاً رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من ادعی الی غیرابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمٰۃ صرفا ولا عدلا۔	جو دوسروں کو اپنا باپ بنائے، اس پر اللہ اور فرشتوں، اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روز قیامت نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

رواہ الستۃ الا ابن ماجۃ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وصدرہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: عبدہ المذنب عبد المصطفیٰ احمد رضا عفی عنہ
بحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فروغِ اہلسنّت کیلئے امامِ اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

۱. عظیم الشّان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں
۲. طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
۳. مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں
۴. طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
۵. اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرًا و تقریرًا و وعظًا و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں
۶. حمایتِ مذہب و ردِّ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنّفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں
۷. تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مُفت تقسیم کئے جائیں۔
۸. شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعدار کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
۹. جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرّر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
۱۰. آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

RAZA OFFSET Mumbai-3 • Tel.: 23456313